زجاجۃ المصابیح از جناب مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ الحیدرآبادی الحنفی تقطیع کلاں ضخامت ۴۴۶ صفحات کتابت وطباعت اعلیٰ قیمت چھ روپے پتہ :- جناب مصنف محلہ حسینی علم جوبلی پوسٹ آفس (۱۰ ء) حیدرآباد دکن۔

یہ کتاب حدیث کی مشہور و متداول کتاب مشکوٰۃ المصابیح کے طرز پر ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ مشکوٰۃ کے مولف خطیب تبریزی شافعی المذہب ہیں اس لئے انھوں نے مسائل کی ترتیب شافعی مذہب کے مطابق ہی رکھی ہے۔ اس کے برخلاف سید عبداللہ صاحب نے زجاجہ میں مسائل حنفی مسلک کے مطابق ترتیب دئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب کی مزید خصوصیات یہ ہیں کہ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد قرآن مجید کی متعلقہ آیات نقل کی گئی ہیں۔ مشکوٰۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق جو احادیث لائی گئی ہیں ان کو تین فصلوں پر منقسم کیا گیا ہے۔ لیکن زجاجہ میں تمام احادیث بلا فصل ایک ہی جگہ جمع کردی ہیں۔ جس کے باعث پڑھنے میں تسلسل قایم رہتا ہے اور مسائل بیک نظر معلوم ہوجاتے ہیں۔ پھر احادیث کی توضیح و تشریح مسئلہ متعلقہ کے بارہ میں حنفی مسلک کی وضاحت اور احادیث اور دوسرے ذرائع سے اُس کی تائید ان سب کا ذکر حواشی میں باقاعدہ حوالوں کے ساتھ ہے۔ اس طرح یہ کتاب فنِ حدیث اور مسلک حنفی دونوں کے اعتبار سے ایک نہایت وقیع علمی اور دینی خدمت ہے حق تعالیٰ حضرت مصنف کو اس کا اجر عطا فرمائے عصرِ حاضر میں حضرت الاستاذ مولانا سید محمد انور شاہ الکشمیری کے بعد فاضل مصنف ہندوستان میں دوسرے بزرگ ہیں جنھوں نے مسائلِ حنفیہ کے لئے اس طرح احادیث کا ذخیرہ مرتب کرکے حنفیہ کے دامن کو ایک بڑے داغ سے پاک وصاف کردیا ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں پہلے شائع ہوچکی ہیں اور برہان میں اُن کا تذکرہ آچکا ہے۔ یہ تیسری جلد ہے جو کتاب القصاص۔ کتاب الحدود۔ کتاب الامارۃ والقضاء اور کتاب الجہاد اور ان سے متعلقہ ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب اس لائق ہے کہ مدارسِ عربیہ کے نصاب میں شامل کی جائے۔

ظفر علی خاں از جناب شورش کاشمیری تقطیع متوسط ضخامت ۲۳۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت مجلد چار روپیہ پتہ :- مطبوعات چٹان ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور۔

مولانا ظفر علی خاں مرحوم اُردو زبان کے بلند پایہ ادیب۔ خطیب۔ شاعر۔ صحافی اور جنگِ آزادی کے صفِ اول کے سپاہی تھے۔ ایک زمانہ میں اُن کا اور اُن کے اخبار "زمیندار" کا پورے ملک میں نام گونجتا تھا اور مولانا مرحوم کی نظمیں اور مقالات پڑھنے والوں پر وجد و حال کا عالم طاری کر دیتے تھے۔ آغا شورش کاشمیری نے اس کتاب میں مولانا کی شخصیت کا سراپا ایک مخصوص انداز میں کھینچا ہے جس میں اُن کے علمی و عملی اور اخلاقی کمالات و خصوصیات کے خد و خال پوری طرح ابھر آئے ہیں بقول پروفیسر محمد سرور کے لائق مصنف چوں کہ مولانا مرحوم کی خصوصیات کے اس درجہ حامل ہیں کہ گویا انھیں کا عکس اور مثنیٰ معلوم ہوتے ہیں اس لیے مولانا کی شخصیت نگاری کا فرض اُن سے زیادہ کوئی اور شخص زیادہ بہتر طریقہ پر انجام نہیں دے سکتا تھا۔ یہ کتاب بے حد دلچسپ بھی ہے۔ عبرت آفریں بھی اور معلومات افزا بھی خطابت۔ صحافت اور شاعری ان تینوں کے امتزاج نے اس کو حسین و لطیف مجموعۂ رنگ و بو بنا دیا ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقطیع متوسط ضخامت ۲۰۲ صفحات کتابت و طباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت پانچ روپے۔ یہ کتاب بھی شورش صاحب کاشمیری کی چکیدۂ قلم ہے اور مطبوعات چٹان میں سے ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی ساری زندگی جہد و عمل کی زندگی ہے۔ تحریک خلافت کانگرس۔ احرار۔ جمعیۃ علماء ہند۔ ہر ایک سے وابستہ ہو کر انھوں نے بڑی سرگرمی اور جوش کے ساتھ کام کیا ہے۔ وہ اردو اور پنجابی دونوں زبانوں کے بے پناہ خطیب ہیں۔ جب بولنا شروع کرتے ہیں تو تقریر نہیں کرتے جادو کرتے ہیں۔ سامعین پر سکتہ کا سا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ یوں بھی بڑے باغ و بہار اور ذاتی اوصاف و کمالات کے لحاظ سے غیر معمولی شخصیت کے بزرگ ہیں۔ شورش صاحب کو مولانا ظفر علی خاں کی طرح شاہ جی سے بھی بڑی عقیدت و محبت ہے اور اسی عقیدت کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے یہ کتاب اپنے مخصوص انداز میں لکھی ہے۔ شاہ جی کے ذاتی حالات و سوانح اخلاق و عادات اور ان کے لطائف و ظرائف کے ساتھ شاہ جی کا تعلق جن تحریکوں سے رہا ہے ان کی تاریخ بھی اس کتاب میں آگئی ہے۔ اس لئے یہ کتاب تقسیم سے پہلے ہندوستان کی مختلف تحریکوں کی ایک تاریخی دستاویز بھی ہے۔ زبان و بیان کی لطافت کا یہ عالم ہے کہ پڑھنے میں ناول کا مزہ ملتا ہے۔